سوال

(226)ایک شخص نے بہ نیت ایصال ثواب موتیٰ کے پچاس مساکین   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے بہ نیت ایصال ثواب موتیٰ کے پچاس مساکین کےلیے کھانا تیار کیا اوراس کے ساتھ پچاس اغنیاء کو بھی کھانا کھلوانے کےلیے ایک ہی دیگ میں ملاکر کھانا پکایا پس اس طعام مخلوط میں سے اغنیاء کھاسکتے ہیں یا نہیں اگر کھاسکتے ہیں تواس پر کون سی دلیل شرعی مانع ہے ۔ اوراگر جواز ہے تواس کی رخصت پر کیا دلیل ہے ۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ باخلط غیر صدقہ کے ساتھ جائز توہے ولیکن یہ غور کرنا چاہیے کہ وہ اغنیا کوکس نیت سے شامل کرتا ہے ۔ اگر ریا ونا موری کی نیت سے ہے توحرام ہے ۔

((لقولہ علیہ السلام المتباریان لایجابان ولایوکل طعامھماوان یسیر الریالشرک وغیر ذلک من الأیات والاحادیث الدالۃ علی ذم الریاء والخیلا))

''فخر سے دعوت کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے نہ ان کا کھانا کھایا جائے ۔ کیونکہ یہ شرک اصغر ہے ۔''

اوراگر دعوت دوستانہ کی نیت سے ہے وبطورہدیہ اغنیاء کوکھلاتا ہے تومحل اس کا نہیں ہے شریعت میں تعزیت موت پر دعوت کرنا نہیں آیا۔ اس کا محل نکاح ہے ۔ چنانچہ فتح القدیر میں ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ یہ دعوت جائز نہیں ہے ۔

((لانھا شرعت فی السرورلافی الشرور))

''کیونکہ دعوت خوشی میں ہوتی ہے غمی میں نہیں ہوتی۔''

اورجب کہ دعوت میں ان تینوں فاسدہ سے غیر خدا کے تقرب کی بھی نیت ہے تووہ ساری دعوت نامقبول ہے اورخداکی طرف سے مردود۔

((قال اللہ تعالیٰ فی الحدیث القدسی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ ترکتہ وشرکہ وانا منہ بریٔ))

''حدیث قدسی میں ہے کہ میں شرکاء میں سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں ۔ اگر کوئی ایسا عمل کرے جس میں میرے سواکسی اورکو بھی شریک کرے تومیں اس سے دست بردار ہو

جاتا ہوں۔''

ہاں سوائے تقریب ایصال ثواب موتے کے اگر کوئی ایسا کھانا پکاوے جس میں کسی قدر صدقہ کی نیت سے ہے اور کسی قدر ہدیہ شرعیہ کی نیت سے بدوں فساد نیت وبلا دخل بدعت تو اس کے جواز میں کچھ کلام نہیں لیکن اس میں تحری بکار ہے کہ جس قدر صدقۃ اللہ کی نیت سے ہے اس قدر صدقہ اپنے ذمہ پر رہ نہ جاوے اللہ تعالیٰ اخلاط مال یتیم کے باب میں جس کا کھانا بلاوجہ حرام ہے فرماتا ہے :

{قُلْ اِصلَاحٌ لَّهم خَيرٌ وَاِن تُخَالِطُوهُم فَاِخوَانُكُم وَاللّٰهُ يَعلَمُ المُفسِدَ مِنَ المُصلِحِ وَلَوشَآءَ اللّٰهُ لَاَعنَتَكُم اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ }

''کہہ ان کے لیے درستی بہتر ہے اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فسادی اور مصلح میں خوب امتیاز کر سکتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مشقت میں ڈال دیتے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مال کا کھانا اپنے لیے درست نہیں ہے اس لیے کہ وہ حق غیر کا ہے اللہ تعالیٰ کا یا بندہ کا تو اس کا خلط اپنے مال سے درست ہے بشرطیکہ اس میں اصلاح بکار لائی جاوے اللہ کے حق کو اپنے حق میں نہ لیا جاوے۔ فقط حررہ ابو سعید محمد حسین عفی عنہ۔

(سید محمد نذیر حسین) (محمد عبد الحکیم) (بہ طفیل نبی الٰہی)

(فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۴۳۸)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05ص380

محدث فتویٰ